دریچۂ دل

سمیرا حمید

دور تک پھیلا ہوا اک واہمہ رہ جائے گا
تو نہیں ہوگا تو ان آنکھوں میں کیا رہ جائے گا
اپنے دروازے پہ دستک دوں گا تیرے نام کی
خود سے ملنے کا یہی اک راستہ رہ جائے گا

اپنے بیڈروم کا دروازہ بند کر کے وہ ٹی وی لاؤنج میں بیٹھی ہوئی ہادیہ کے پاس آ کر بیٹھ گئے۔

''اگر میں غلطی پر نہیں ہوں تو تمہیں ٹی وی جیسی چیز ہمیشہ بے کار لگی ہے۔'' ہادیہ ایسے چونکی جیسے اسے یاد آ گیا ہو کہ اسے ٹی وی دیکھنا ہے۔

''ایسے ہی سوچا دیکھ لوں......'' اس سے بات بنائی نہ گئی تھی۔

''مقصد ٹی وی دیکھنا ہے یا اکیلے بیٹھنا......؟ کل بھی تم رات گئے یہاں ہی بیٹھی رہی تھیں' سب ٹھیک تو ہے نا!''

''سب ٹھیک ہے پاپا! ٹی وی بھی اچھی چیز ہے۔ نئی نئی باتیں' نت نئے خیالات' کہانیاں' بہت کچھ ہے اس میں......''

''مثلاً......؟''

''مثلاً......!'' وہ سوچنے لگی لیکن ٹی وی کے لیے بہر حال نہیں۔

''تم نے کیا نیا دیکھا ہادیہ......'' وہ پھر بھی خاموش رہی۔ ''اتنا سوچنے لگی ہو؟ میرا خیال تھا تم صرف سال کے اختتام پر اتنا سوچتی ہو۔ میرے ساتھ چہل قدمی کے لیے چلوگی؟''

''بہت ٹھنڈ ہے پاپا! مجھے تو اتنی رات کو چہل قدمی کے لیے جانا پاگل پن لگتا ہے۔''

''میں تو روز یہ پاگل پن کرتا ہوں اور اب تک ٹھیک ہوں۔ اٹھو بھی...... چلو جب ہم باتیں کریں گے تو ٹھنڈ کا احساس نہیں ہوگا۔''

اگلے ہی پل وہ ان کی ہم قدم تھی۔ سرما کی راتوں کی خاموشی اور پھیلا ہوا سناٹا......! موسم شاید کسی کے جذبوں کی نمائندگی کر رہا تھا۔

''تم پریشان ہو؟'' وہ اس کے اندر اتر کر اس کی ساری الجھنیں جان لینا چاہتے تھے۔

''نہیں! مجھے پریشان ہونا تو نہیں چاہیے......''

''تم بہت راتوں سے جاگ رہی ہو۔''

''آپ کو کیسے معلوم......؟''

''میرے پاس کوئی ثبوت تو نہیں ہے لیکن تمہیں دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ تم الجھی ہوئی ہو۔ تم جتنی منتظم رہتی ہو' مجھے تمہارے لیے ایسا محسوس کرنے پر بھی حیرت ہے لیکن کچھ دنوں سے ایسا لگنے لگا ہے کہ تم بدل چکی ہو یا پریشان ہو' اس بھی

کہوں تو غلط نہیں ہوگا۔"
"مجھے خود نہیں معلوم پاپا!" اس کی چال سے ایسے لگنے لگا جیسے اس کے قدموں میں اس کا دماغ آ گیا ہو۔ بوجھل پریشان اور الجھا ہوا۔ "شاید میں الجھ گئی ہوں یا میں بہت زیادہ سوچ رہی ہوں۔" وہ بالآخر ہار گئی۔
"کس لیے الجھی ہوئی ہو؟"
"ہر چیز کے لیے ہر بات کے لیے اپنی ہر کمٹ منٹ اپنے ہر احساس کے لیے۔"
"کمٹ منٹ تو معاہدہ ہے لیکن احساسات کے لیے کیوں؟"
"محبت بھی ایک معاہدہ ہی ہے ایک دل معاہدہ!"
"لیکن جذبات تو معاہدہ نہیں ہیں نا بادیہ!"
"جذبات معاہدہ نہیں ہیں لیکن حصہ تو وہ کمٹ منٹ کا ہی بنتے ہیں نا پاپا!"
"تم غلط ہو محبت کمٹ منٹ نہیں نہ عارضی...... اگر تم محبت کا تجزیہ کر رہی ہو تو غلط انداز سے کر رہی ہو۔"
"نہیں پاپا! ایسا نہیں ہے میں محبت کا تجزیہ نہیں کر رہی شاید یہ تھوڑا ہے......"
"وہ جو کچھ بھی ہے مجھ سے کہو شیئر کرو۔ میں جانتا ہوں کہ میں تم سے زیادہ ذہین نہیں ہوں لیکن کچھ نہ کچھ تو کر ہی سکتا ہوں۔"
"ایسی بات نہیں ہے پاپا!" اس کی آنکھیں اتنی ہی پُرسوچ تھیں جتنی اس وقت ہوا کرتی تھیں جب وہ اپنی اسکول کے ٹیسٹ کی تیاریاں کیا کرتی تھی۔
"جتنی بھی باتیں ہیں بادیہ! سب مجھ سے کہہ دو۔"
"اسامہ یونیورسٹی کے بعد واپس جا رہا ہے اچانک ہی اس نے اپنا ارادہ تبدیل کر لیا ہے۔"
"اس نے تمہیں کیا کہا......؟"
"اس نے کہا کہ میں بھی اس کے ساتھ پاکستان چلوں۔"
"وہ تمہیں چیٹ کر رہا ہے تم یہ محسوس کر رہی ہو؟"
"نہیں پاپا! ایسا نہیں ہے۔ وہ مجھے بھی ساتھ لے جانا چاہتا ہے اور آپ سے ملنا چاہتا ہے۔ اس کی مام بھی آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں۔ مگر وہ جا رہا ہے پاپا!"
"تمہیں چھوڑ کر......؟"
"شاید! ایسے ہی سمجھ لیں۔ یونیورسٹی کے بعد کے سب پلان اس نے ختم کر دیے ہیں جس کمپنی میں وہ جاب کرتا ہے وہ اس کے سوفٹ ویئر کے لیے اسے سپورٹ کرنے کو تیار ہے لیکن وہ پھر بھی جا رہا ہے۔ وہ صرف واپس جانا چاہتا ہے۔ وہ کچھ بھی سننے کے لیے تیار نہیں ہے۔"
"تمہیں لگتا ہے تمہارے لیے اس کے احساسات بدل چکے ہیں؟ اگر وہ جا رہا ہے تو اس کا یہی مطلب ہو سکتا ہے نا۔ تم نے کہا وہ تمہیں بھی ساتھ لے کر جانا چاہتا ہے؟"
"جی...... لیکن میں کیسے اس کے ساتھ جا سکتی ہوں؟"
"کیوں نہیں......؟"
"میں نہیں جا سکتی آپ جانتے ہیں کیوں نہیں...... یونیورسٹی کے بعد مجھے Silicon Valley جانا ہے۔ برسوں کے خوابوں کو چھوڑ کر میں کیسے پاکستان جا سکتی ہوں......؟"
"اسامہ کے جانے کی کیا وجہ ہے؟ وہ یہاں سیٹل ہو سکتا ہے۔ اس کی مام اور اس کی

برج......؟"
"وہ کہتا ہے وہ پاکستان سے ہی کرے گا۔"
"اور تم......؟"
"مجھے اس نے کہا کہ میں بھی اس کے ساتھ لستان سے ہی کرلوں۔ اسامہ پاگل ہے اس کی برج پاکستان میں ہو ہی نہیں سکتی۔ کوئی اسے بورٹ نہیں کرے گا وہ بڑی کمپنیوں سے پہلے اپنا فٹ ویئر بنا ہی نہیں سکے گا' اگر بنا بھی لیا تو اس کی قدر و قیمت نہیں ہوگی۔"
"اسامہ یہ سب جانتا ہے......؟"
"جانتا ہے مگر وہ ماننے کو تیار نہیں۔"
"اسامہ پاکستانی ہے' وہ سب حالات سے تف ہے' کوئی تو وجہ ہوگی جو وہ وہاں جارہا ہے......"
"اس کی مام...... صرف اس کی مام......"
"وہ اپنی مام کے ساتھ کہیں بھی سیٹل ہوسکتا ہے۔"
"اس کی مام کہیں بھی سیٹل ہونا نہیں چاہتیں۔ اسے اپنے پاس رکھنا چاہتی ہیں۔"
"تم ڈسکس کرچکی ہو؟" اسامہ کے ساتھ بہت سے معاملات۔"
"جی بہت کچھ...... بہت سے معاملات۔"
"تو تم الجھی ہوئی کیوں ہو؟ اس کے ساتھ چلی ؤ۔ تم یہ سب پاکستان سے بھی کرسکتی ہو' پاکستان نے بہت ترقی کرلی ہے اور میرا خیال ہے تم ہر طرح ے حالات میں خود کو منوا سکتی ہو۔"
"ہرگز نہیں۔" اس کی آنکھیں چمکنے لگیں' ایسے ے اس نے اپنا سوال حل کرلیا ہو۔ "کبھی بھی ہیں! حیرت ہے پاپا! آپ چاہتے ہیں بے تحاشا ائل کی دنیا کو چھوڑ کر میں اس تیسری دنیا میں چلی جاؤں' جہاں کے لوگ خود یہاں آتے ہیں؟ پاپا! وہ پاکستان ہے' ایشیاء میں ضرور ہے لیکن وہ جاپان نہیں...... اسامہ بھی اسی تیسری دنیا میں جارہا ہے۔"
شاید اس کے لیے اس کا مستقبل اتنا اہم نہیں ہے۔ میں اتنی بڑی بے وقوفی نہیں کرسکتی' کم عمری سے اپنے لیے بچت کررہی ہوں' یونیورسٹی میں داخلے کے لیے دو دو نوکریاں کی ہیں' اسکالرشپ کے لیے رات دن پڑھتی رہی ہوں۔ اتنا سب کچھ کیا ہے' اتنا سب کچھ کرنا ہے' میں کیسے اس کے ساتھ چلی جاؤں......؟"
"ہادیہ!" انہوں نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے رکنے کے لیے کہا۔ "اتنی جوڑ توڑ...... اتنی حیل و حجت...... اگر میں غلطی پر نہیں تو تم اسامہ کو چھوڑنے کے بارے میں سوچ رہی ہو لیکن تم الجھ گئی ہو' تمہارا دماغ بے شک بہت مضبوط ہے لیکن تمہارا دل اس پر حاوی ہوجاتا ہے شاید تمہارا دل تیار نہیں اسامہ کو چھوڑنے کے لیے...... اپنے پلان کو ذہن سے نکال کر سوچو کہ تم اس سے محبت کرتی ہو؟"
"مجھے واقعی نہیں پتا......؟" اس کی پُرسوچ آنکھیں اور گہری ہوگئیں۔
"تم جانتی تو ہو لیکن فیصلہ چونکہ تمہارے منصوبوں پر اثر انداز ہوگا اس لیے تم ڈرتی ہو' اسامہ کے لیے تمہارے سب منصوبے ختم ہوجائیں گے اور تم کچھ بھی چھوڑنا نہیں چاہتیں...... ہے نا!"
"میں کچھ بھی کیوں چھوڑوں پاپا!"
"اسامہ کے لیے...... تمہیں اسامہ چاہیے یا کچھ اور......؟"
"مجھے نہیں پتا پاپا!" اس کا ایک ہی جواب تھا۔
"اگر تمہیں نہیں معلوم تو اسے جانے دو۔"

پہلی بار اس کا چہرہ آس پاس پھیلی برف کی طرح سفید ہوگیا۔

''کیسے جانے دوں پاپا!'' اس کی آنکھوں میں سوال نظر آنے لگا...... یہ شاید وہی سوال تھا جسے وہ حل نہیں کر پا رہی تھی یا کرنا نہیں چاہتی تھی کیونکہ وہ الجھی ہوئی تھی۔ جس زمانے میں وہ زندہ ہے وہاں شاید سب ایسے ہی ہیں۔ الجھے ہوئے' جس کا تعین جہاں بے جھجک کیا جاتا ہے مگر جذبوں کا نہیں۔ ترقی' مستقبل' منصوبہ سازی...... یہی کچھ ہوتا ہے دماغ میں... ترقی کی دنیا!

''مجھے حیرت ہے ہادیہ! تم محبت کے لیے الجھ رہی ہو تم بار بار کہہ رہی ہو کہ تمہیں نہیں پتا...... تمہیں نہیں پتا...... اگر اسامہ یہاں ہی رہتا اور وہی کرتا جو تم دونوں نے سوچا تھا تو تم الجھتی نہیں...... ترقی کی دنیا کی جنریشن ہو نا تم...... محبت کی دھنوں پر جھومتے ہو لیکن محبت کے لیے کنفیوژ ہو۔'' اس کے چہرے پر گہری سوچیں نظر آنے لگیں۔ اسامہ اور اس کے پلانز اس کے چہرے پر گڈمڈ ہوگئے۔

''آپ کو میری ماں سے پیار ہے؟''

انہیں لگا یہ سوال نہیں ہے یہ وہ نکتہ ہے جو وہ اپنے آرٹیکلز لکھنے سے پہلے ڈسکس کیا کرتی تھی' شاید اس سوال کے جواب میں ہادیہ کے لیے بہت کچھ ہو' کچھ پردے اگر اٹھا دیے جائیں تو روشنی خود بخود اپنا کام کر جاتی ہے۔

''نہیں!'' انہوں نے توقف کیا۔ ''میں نہیں کرتا...... اور میں اس کے لیے کنفیوژ نہیں ہوں' بہت باوثوق ہوں۔ حنا بہت اچھی ہے میرے تین بچوں کی ماں ہے' میں اسے پسند کرتا ہوں' ہم اچھے دوستوں کی طرح رہتے ہیں مگر میں حنا سے محبت نہیں کرتا یا کر نہیں سکا...... اگر کی جا سکتی تو ضرور کر لیتا۔''

''آپ ماما سے محبت نہیں کر سکے لیکن آپ ان کے ساتھ ایک آئیڈیل زندگی گزار رہے ہیں۔ محبت آپ کے اختیار میں نہیں تھی لیکن ایک اچھی زندگی آپ کے اختیار میں تھی۔ میرا خیال ہے' اپنی کمٹ منٹ کو ماما کے ساتھ پورا کیا ہے آپ نے......''

''تم کیسے کہہ سکتی ہو کہ میں نے ایک آئیڈیل زندگی گزاری ہے؟''

''کوئی بھی آپ کو دیکھ کر کہہ سکتا ہے' پاکستان کے ایک گاؤں سے آ کر آپ یہاں سیٹل ہوئے ہیں آپ کے پاس سب کچھ ہے۔''

''ہاں سب کچھ ہے۔ گھر' کاروبار' آرام' بڑا شہر اچھا لائف اسٹائل...... سب کچھ! جس کے لیے میں یہاں آیا تھا......'' وہ اداس ہوگئے۔

''آپ کو ماما سے محبت کیوں نہیں ہوئی پاپا!''

''کیونکہ مجھے اپنے گاؤں سے محبت تھی۔''

''گاؤں سے......؟'' ہادیہ حیران ہوئی۔

''ہاں گاؤں سے...... جہاں دبے پاؤں کوئی آ کر سوتے ہوئے بھی مجھے بار بار دیکھتا تھا؟ جہاں گھر کے دروازے پر کوئی نظریں جمائے میرا انتظار کیا کرتا تھا۔''

''کون پاپا......'' ہادیہ نے گاؤں کی باتیں بہت بار سنی تھی لیکن یہ بات اسے کبھی بھی نہیں بتائی گئی تھی۔

''رضی...... راضیہ......'' سرگوشی کی طرح یہ نام ان کے ہونٹوں سے یوں باہر نکلا جیسے کوئی مقدس ورد۔

''یہ کون ہیں......؟''

''ہم نے کبھی ملے ہی نہیں کیا کہ میں کون ہوں

ر وہ کون......؟ ہم دونوں ہی ایک دوسرے کو جھٹلاتے رہتے تھے' کبھی گہرے دوست' کبھی کچھ بھی نہیں۔ ہم نہ دوست تھے نہ کزن...... نہ محبت کرتے تھے اور نہ کسی اور سے کرنا چاہتے تھے۔ اس کا نام میرے نام کے ساتھ لیا جاتا اور میرا نام اس کے نام کے ساتھ' پھر بھی ہم انجان بنتے تھے۔ مجھے یہ غرور تھا کہ وہ مجھ سے محبت کرتی ہے میں نہیں...... میرے یہاں آنے کا سن کر وہ رونے لگی اور بیمار ہوگئی۔" یہ باتیں وہ ہر روز خود کو کئی بار سناتے تھے۔

"آپ یہاں کیوں آنا چاہتے تھے؟"

"مجھے گاؤں سے نفرت نہیں تھی' نہ میں اسے ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر جا رہا تھا لیکن وہاں سب کچھ میرے لیے ناکافی تھا' میں بھی اس وقت اتنا ہی حساب کتاب کیا کرتا تھا جتنا تم کرتی ہو۔ میرے حساب کتاب میں راضیہ نہیں تھی' جب میں یہاں آنے لگا تو فاطمہ آپا نے میرے کان میں سرگوشی کی اور راضیہ فیضان......؟ وہ سوال تھا جو بہت سے چہروں پر لکھا تھا۔"

"اور جواب پاپا......!"

"جواب......؟ جیسے تمہارے پاس نہیں ہے۔"

ہادیہ کا چہرہ رنگ بدلنے لگا۔ "حنا نے جب مجھے پروپوز کیا تب پہلی بار مجھے راضیہ اور طرح سے یاد آئی۔ وہ مجھ سے دو سال بڑی تھی' اس نے کبھی کہا ہی نہیں کہ وہ مجھ سے شادی کرے گی' جیسے کہ کھیل کھیل میں سب کہتے' فرقان فاطمہ سے' زاہد فائزہ سے' شاہد عالیہ سے اور میں......! اپنی باری پر وہ میری طرف اور میں اس کی طرف دیکھنے لگتا چونکہ وہ مجھ سے بڑی تھی اس لیے میں نے سمجھ لیا تھا کہ اسے یہ کہنا چاہیے پھر حنا نے کہہ دیا اور مجھے سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ میں حنا کو انکار کیوں کروں' انکار کی وجہ کیا ہو سکتی ہے۔ میں الجھا ہوا تھا' متردد تھا لیکن مجھے حنا کو انکار نہیں کرنا تھا۔ وہ ایم بی اے کر رہی تھی اپنے والد کے ساتھ ان کا اسٹور دیکھتی تھی۔ میرا تین سال کا ویزا ختم ہونے والا تھا' مجھے حنا کے ساتھ آسائشات سمیت زندگی مل رہی تھی پھر انکار کی کیا وجہ ہو سکتی تھی۔"

"آپ نے ماما سے شادی اس سب کے لیے کی تھی؟"

"میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ مجھے پروپوز کردیں گی۔"

"آپ انہیں انکار کرنا چاہتے تھے' آپ واپس جانا چاہتے تھے؟"

"میں واپس جانا چاہتا تھا' مجھے واپس ہی جانا تھا کم سے کم حنا کے پروپوز کرنے سے پہلے تک تو میرا یہی ارادہ تھا۔"

"پھر آپ نے ماما کو انکار کیوں نہیں کیا؟"

"مجھے لگا انکار کی کوئی وجہ ہی نہیں ہے' میں نے کسی سے محبت کا اقرار نہیں کیا تھا' شادی کا وعدہ نہیں کیا تھا' میرے ماں باپ کو کوئی اعتراض نہیں تھا پھر انکار کی وجہ......؟ سو ہم نے شادی کر لی۔ حنا بہت خوش تھی وہ اکثر کہتی کہ میرے بعد اسے کسی اور چیز کی تمنا نہیں۔"

"اور آپ پاپا! آپ خوش تھے؟"

"میں......! میری نئی نئی شادی ہوئی تھی' میرا کاروبار تھا' اپنا گھر تھا' مجھے خوش ہونا چاہیے تھا اور میں خوش ہی تھا لیکن بار بار مجھے وہ آنکھیں یاد آ رہی تھیں۔ خوف زدہ' سوگوار' جیسے چھن سے کچھ ٹوٹ گیا ہو ان آنکھوں میں......"

"اور راضیہ پاپا......" ہادیہ کے لیے کہانی کا یہ انتہائی دردناک پہلو تھا۔

السلام علیکم

ہمیں اپنے بلاگز (ویب سائیٹ) FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائیٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور پیج پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

"دوسال بعد اس کی بھی شادی ہوگئی۔"

"وہ خوش ہیں پاپا؟"

"جب تم پانچ سال کی تھیں تو وہ اکثر میرے خوابوں میں آتی۔ روتی ہوئی' سوگوار آنکھیں لیے...... مجھے لگتا جیسے وہ مجھے خاموش بددعائیں دے رہی ہو اس کے ہونٹ ہلتے...... ایسے جیسے وہ بہت سے شکوے کرنا چاہتی ہو۔" انہوں نے ہادیہ کا سوال نظر انداز کردیا۔

"آپ کو ان سے بات کرنی چاہیے تھی پاپا!"

"میں کیسے کرتا؟ بات کرنے کی وجہ ہی کیا تھی......"

"پاپا! وہ آپ سے محبت کرتی تھیں' اگر انہوں نے آپ سے کہہ دیا ہوتا تو آپ واپس چلے جاتے نا ان کے پاس......؟"

"ہاں! مگر اس نے کہا ہی نہیں......" وہ تلخی سے ایسے ہنسے جیسے اپنا بھرپور مذاق اڑا رہے ہوں۔ "وہ میرے قدموں کی آہٹ سنا کرتی تھی' جب ہم سب کھلے آنگن میں سوتے تو وہ میری طرف رُخ کرکے سویا کرتی تھی' میں جانتا تھا وہ کبھی اپنا رخ نہیں بدلنے کی اور اس نے ایسا کیا بھی...... وہ وہیں رہی جہاں وہ تھی...... میں نے ہی اپنا رخ بدل لیا...... وہ سب کچھ کہتی تھی بس ایک بات اس نے کبھی کہی ہی نہیں...... اچھا کیا نہیں کہا...... کیونکہ جو جذبوں کی زبان نہ سمجھ سکے ان کے سامنے زبان کو شرمندہ نہیں کرنا چاہیے۔ ہم دونوں کی خاموش کمٹ منٹ تھی۔ وہ بھی جانتی تھی اور میں بھی...... بس میں نے اس خاموشی کا فائدہ اٹھایا۔ تم پیدا ہوئیں تو تمہارے لیے بے اختیار میں نے نام سوچا "راضیہ" لیکن راضیہ ہی کیوں......؟ شاید اس لیے کہ جو نام میرے اندر گونجتا رہتا تھا' میرا دل چاہتا تھا میں اسے پکاروں۔ رضی' راضی' راضیہ کہوں...... میں نے کئی بار حنا کو راضیہ کہا۔"

"پھر آپ نے کیوں نہیں رکھا میرا نام راضیہ......؟"

"میں سمجھتا ہوں کہ مجھے یہ حق بھی نہیں کہ میں اس کا نام استعمال کروں۔ مجھے خود کو اس کے نام سے مطمئن کرنے کا حق نہیں تھا۔" وہ بے حد دکھی ہوگئے۔

"پاپا......!" ہادیہ نے ان کے ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ وہ یہ احساس دلانا چاہ رہی تھی کہ وہ ان کا درد سمجھ سکتی ہے۔ "ہمیں گھر چلنا چاہیے۔ آپ کو اتنی ٹھنڈ میں چہل قدمی نہیں کرنی چاہیے۔"

"مجھے ٹھنڈ کا بھی احساس نہیں ہوا' مجھے اندھیرا اور تنہائی اچھی لگتی ہے۔"

"حیرت ہے پاپا! ٹی وی پر فٹ بال میچ کے لیے کم آن' کم آن کے نعرے لگاتے ہوئے کبھی یہ محسوس نہیں ہوا کہ آپ اتنے تنہائی پسند ہیں۔ ماما کی دوستوں پر آپ دل کھول کر تنقید کرتے ہیں اور خوب ہنستے ہیں۔"

"ہاں اور رات ہوتے ہی میں خود میں گم ہوجاتا ہوں۔ تم سب کے ساتھ میں تمہارے جیسا ہوں اور خود کے ساتھ میں اکیلا ہوں۔ پتا ہے تم بھی اپنے باپ جیسی ہو۔ بہت اچھی منصوبہ ساز...... یہ چاہیے...... وہ چاہیے...... جذبوں پر چیزوں کو فوقیت دینے والی...... اگر تم میری طرح ہو بھی تو تمہیں میری طرح نہیں کرنا چاہیے۔ ورنہ تمہیں بھی اپنے اندر کا اضطراب ختم کرنے کے لیے میری طرح سرد اور تنہا راتوں میں اکیلے خود کے ساتھ چلنا پڑے گا' تمہیں بھی چپکے چپکے ہر بار خود کو یہ باور کروانا پڑے گا کہ تم ٹھیک تھیں' تمہارا فیصلہ ٹھیک تھا اور یہ کہ

تم نقصان میں نہیں رہتی ہو اور تمہارے پاس بہت کچھ ہے۔ روزانہ صبح اٹھ کر تمہیں یہ سب کچھ خود کو باور کروانا پڑے گا...... کتنا گنتے ہیں ہم ہر روز بے حیثیت چیزوں کو...... کتنے لالچی ہیں ہم...... تم...... میں...... ہم سب!"

"پاپا......!" اس کے چہرے پر الجھن تھی اور اس کے چہرے پر پھر مختلف خیالات گڈ مڈ ہونے لگے تھے۔

"دیکھو اپنے باپ کو...... جوان سڑکوں پر ٹہلتے ہوئے اپنا اضطراب نکالتا ہے جو راتوں کو باتھ روم میں جا کر روتا ہے کہ کوئی اسے روتا ہوا دیکھ نہ لے جو لحاف میں خوف سے دُبک جاتا ہے...... جو نیند سے بھاگتا ہے کہ خواب میں کوئی نظر نہ آ جائے۔ شکوہ لیے...... بھیگی آنکھیں لیے......"

"پاپا! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ آپ نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا کہ آپ کو ایسا محسوس ہو۔" ہادیہ کے لیے اس کے پیارے پاپا کے بارے میں یہ سب بہت نئی باتیں تھیں اور تکلیف دہ بھی......

"یہی بات میں بھی خود کو کہتا ہوں...... بار بار کہتا ہوں...... میں نے کچھ نہیں کیا...... کسی کے ساتھ کچھ بُرا نہیں کیا لیکن مجھے اتنا حوصلہ مند اتنا لالچی نہیں ہونا چاہیے تھا۔ تمہیں بھی لالچ نہیں ہونی چاہیے ہادیہ!"

"میں لالچی نہیں ہوں پاپا!"

"جب تم بارہ سال کی تھیں تم نے تب ہی سوچ لیا تھا کہ تمہیں کس کالج میں جانا ہے تمہیں کیا بننا ہے تم ہر سال اپنا سالانہ منصوبہ بناتی ہو اور میں نے تمہارے سالانہ پلانز پر ہمیشہ کامیابیاں ہی دیکھی ہیں تم ایک بہترین منصوبہ ساز ہو۔ میری طرح......!"

"ایک کامیاب زندگی کے لیے پلاننگ کرنی پڑتی ہے میں دنیا میں پیچھے نہیں رہنا چاہتی۔"

"اپنی پلاننگ میں تم اسامہ کو فٹ کیوں نہیں کر سکتیں؟ جب وہ تمہاری پلاننگ کے ساتھ فٹ تھا تو تم نے اس کے ساتھ کمٹ منٹ کر لی اور جب سب الٹا ہونے لگا تو تمہیں اسامہ ڈسٹرب کرنے لگا؟"

"شاید آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن دنیا ایک شخص پر ختم نہیں ہو جاتی۔"

"دنیا ایک ہی شخص پر ختم ہو جاتی ہے لیکن اس کا احساس بہت بعد میں ہوتا ہے اور اگر دنیا ایک شخص پر ختم نہیں ہو جاتی تو تم اتنی ڈسٹرب کیوں ہو...... کس بات کے لیے ہو......؟ تم چیزیں گن رہی ہو مستقبل کے لیے سوچ رہی ہو تم اپنی پلاننگ پر نظر ثانی کرنا نہیں چاہتیں۔ حیرت ہے تم نے اس سب میں درمیان کی چیزیں نہیں گنیں؟"

"درمیان کی چیزیں......؟" ہادیہ حیرت سے انہیں دیکھنے لگی۔

"ہاں درمیان کی چیزیں......! تم اپنے High Defensive Software کی مارکیٹ ویلیو جانتی ہو مگر تمہارے اور اسامہ کے درمیان جو ہے اگر وہ کھو جائیں تو تم نہیں جانتیں کہ تمہارے اندر سے کیا کچھ گم ہو جائے گا۔ کیا ہے تمہارے اور اسامہ کے درمیان......؟" ہادیہ خاموشی سے انہیں دیکھنے لگی۔ تم اسے اپنی پلاننگ میں فٹ کرو یا نہ کرو ایک بار خود سے اقرار تو کرو کہ تم دونوں کیا ہو ایک دوسرے کے لیے...... کیا تم محبت کرتی ہو اس سے......؟"

"جی......!" بہت سوچنے کے بعد اس نے "جی" کہا۔

"اگر یہ واقعی محبت ہے تو تم خود سے سودے

ی کیوں کر رہی ہو بادیہ؟ یہ اچھی سودے بازی
ے تم زندگی کی دوڑ ''محبت'' پھلانگ کر جیتنا
ہتی ہو؟ ایک شام میں گھر آیا اور جانتی ہو میں
ے کیا کیا؟ میں نے گھر کی چیزوں کو گنا اور انہیں
تا ہی رہا یہاں تک کہ وہ ختم ہو گئیں پھر میں نے
ے ایک چیز کی قیمت لگائی اور پھر میں نے اس
حبت'' کی قیمت لگائی جسے میں نے خاموشی سے
وش کر دیا تھا۔ میرے پاس موجود ہر چیز اس
ت کے سامنے بے مول ہو گئی اور مجھے معلوم ہوا
میں نے گھاٹے کا سودا کیا تھا۔ مجھے اس سے
ت تھی...... اسی سے تھی...... ہم نے ہر پل
وش محبت کی تھی...... افسوس میں نے اس کی
ت کو بے مول کر دیا......!'' بادیہ نے ان کی
ف دیکھا۔ وہ اپنی بیٹی کے سامنے بکھر نہ جانے
کوشش میں ناکام ہو رہے تھے اندر کا اندھیرا ان
چہرے پر سمٹ آیا تھا۔
''پاپا! آپ کو ان سے ملنا چاہیے' آپ
بار بھی پاکستان نہیں گئے۔ آپ
یں' ان سے ملیں۔''
''اب مجھے راضیہ سے ملنے کے لیے پاکستان
اوپر جانا ہوگا۔'' انہوں نے کوشش کی کہ اس
پر ان کی بیٹی بھی ان کی طرح ضرور ہنسے۔ ان کا
خراڑا یے۔ ''شادی کے چھ ماہ بعد ہی اس کی
ت ہو گئی تھی۔ شاید وہ میری جگہ کسی اور کو دیکھ نہیں
تھی' اس نے آنکھیں ہی بند کر لیں۔'' انہوں
قدم موڑ لیے۔ دونوں ہی خاموشی سے گھر کی
واپس آنے لگے۔ دونوں میں ہی اور بات
نے کی ہمت نہیں تھی۔ ایک اپنی گم شدہ محبت
سوگ میں تھا اور ایک ''محبت کیا ہے'' جیسے سوال
جواب میں غرق......!

میں بلند حوصلہ ہوں۔
لالچی ہوں اور خوب بھٹنے والی!
اور خواب دیکھنے والے کے لیے بہت مشکل ہوتا ہے کہ وہ اپنے کسی بھی خواب کو توڑ دے اسے ہاتھ سے جانے دے جب کہ وہ اس کے لیے اپنی پوری جان لگا دینا چاہتا ہو۔ میں ٹیکنالوجی میں انقلاب برپا کر دینا چاہتی ہوں' میں آرٹیکلز لکھتی ہوں اور خود پر لکھے جانے کے خواب دیکھتی ہوں۔ میرا پیٹ انفارمیشن سے بھرتا ہے اور دماغ ریسرچ سے۔ میں اپنے لیے خود ایک دنیا ہوں اور میں اس دنیا میں رات دن جیتی ہوں۔ میں ایک شخص سے محبت کر کے اپنے دل کو مطمئن کر سکتی ہوں خود کو نہیں......! مجھے سب کچھ چاہیے۔ میں حضرت انسان ہوں' جو ہر چیز کے لیے جیتا ہے۔ مجھے اپنا ہر خواب چاہیے۔ ترقی میرا خواب ہے اور مستقبل پر میری نظر......
میں نے بہت سے سبق پڑھے ہیں' بہت ریسرچ کی ہے مگر افسوس! میں نے محبت کے لیے کوئی سبق نہیں پڑھا۔ محبت مجھے ڈسٹرب کر رہی ہے اور میں اس کے لیے کنفیوژ ہوں لیکن جب میں تصور کی آنکھ سے کسی کی روتی ہوئی آنکھیں دیکھتی ہوں تو مجھے ایسا لگتا ہے وہ میری آنکھیں ہیں اور اس کے ساتھ ہی ان آنکھوں کی ساری تڑپ سمٹ کر میری آنکھوں میں آ جاتی ہے۔ پاپا ٹھیک کہتے ہیں میں ایک بہترین منصوبہ ساز ہوں' میں نے اپنے سب پلانز کو ایک نئی ترتیب دی ہے۔ میں نے انہیں اسامہ کے اردگرد بُن دیا ہے......!